سوال

حج پر جانے والی عورت کا دوران حج خاوند فوت ہوجانے کی صورت میں کیا احکام ہونگے ؟ اوراس عورت کی شرعی حالت کیا ہوگی ؟ کیا وہ حج مکمل کرے اور واپس آکر عدت گزارے یا کہ فوری طور پر گھر واپس آجائے ، برائے مہربانی قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنائت فرمائیں ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے ، اور درود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر ، بعد ازاں :

جس عورت کا دوران حج خاوند فوت ہوجائے اس کی دو حالتیں ہونگی :

پہلی حالت :

حج کےلیے نکلنے سے قبل اسے خاوند فوت ہونے کی خبر ملے ، تواس عورت کےلیے حج پر جانا جائز نہیں

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" اگراس پر فرضی حج ہواوراس کا خاوند فوت ہوجائے تواسےاپنے گھر میں عدت گزارنی واجب ہوگی چاہے حج رہ جائے وہ عدت گزارے گی؛ کیونکہ حج پر جانے سے گھر میں عدت گزارنا رہ جائیگی اوراس کا کوئی بدل نہیں؛ لیکن اس کے مقابلہ میں آئندہ برس حج کرنا ممکن ہے " انتہی

دیکھیں : المغنی (8 / 135) .

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

ایک عورت اپنے خاوند کے ساتھ حج کا عزم رکھتی تھی کہ شعبان میں اس کا خاوند فوت ہوگیا توکیا وہ حج کےلیے جا سکتی ہے ؟

شیخ الاسلام کا جواب تھا :

" اس بیوہ عورت کےلیے دوران آئمہ اربعہ کے ہاں دوران عدت حج کا سفر کرنا جائز نہیں " انتہی

دیکھیں : مجموع الفتاوی (34 / 29) .

مزید فائدہ کےلیے آپ سوال نمبر (45519) کے جواب کا مطالعہ کریں

دوسری حالت :

حج کےلیے جانے کے بعد خاوند فوت ہونے کی خبر ملے تواس عورت کی حالت کو دیکھا جائیگا اگر تو وہ ابھی قریب ہو کہ اس نے نماز قصر کرنے کی مسافت طے نہ کی ہو تو وہ واپس گھر آکر عدت گزارے گی اور حج کےلیے نہیں جائیگی لیکن اگر قصر کی مسافت سے زیادہ سفر کر چکی ہو تو پھر وہ اپنا سفر جاری رکھے اوراس کےلیے واپس آنا لازم نہیں

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اگر عورت گھر سے سفر پر نکلے اور راستے میں خاوند فوت ہوجائے اگر قریب ہو تو واپس پلٹ آئے کیونکہ وہ مقیم کے حکم میں ہے، اور اگر دور ہو تو پھر اپنا سفر جاری رکھے، امام مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں : جب تک وہ احرام نہیں پہنتی اسے واپس پلٹا دیا جائیگا

لیکن صحیح یہی ہے کہ دور چلی جانے والی عورت کو واپس نہیں پلٹایا جائیگا

اگر قریب ہو تو واپس پلٹنے کے وجوب کی دلیل سعید بن سمیب کا قول ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی عورتوں کے خاوند فوت ہوگئے اور وہ حج یا عمرہ پر جا رہی تھیں تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ذوالحلیفہ سے انہیں واپس کر دیا تا کہ وہ اپنے گھروں میں عدت گزار سکیں

اور اس لیے بھی کہ سفر دور نہ ہونے کی وجہ سے ان کے لیے گھر میں عدت گزارنا ممکن تھا اس لیے یہ لازم ٹھرا بالکل اسی طرح جو آبادی سے دور نہ ہوا ہو، اور دور چلی جانے والی کو واپس آنا لازم نہیں ہے؛ کیونکہ اس کے لیے مشقت ہے اور واپسی کے لیے اسے سفر کی ضرورت ہے، تو وہ اپنے مقصد کو پہنچنے والی کے مشابہ ہوئی

دور چلی جانے والی عورت جب واپس آئے اور اس کی عدت کے ایام باقی ہوں تو وہ اپنے خاوند کے گھر جا کر عدت گزارے، ہمارے علم کے مطابق تو اس میں کوئی اختلاف نہیں کیونکہ اس کے لیے اس گھر میں عدت گزارنا ممکن ہے، اس لیے یہ لازم ہوا جس طرح وہ سفر نہ کرتی تو لازم تھا" انتہی مختصرا

دیکھیں : المغنی (8/134-135).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

جب کوئی عورت حج کے لیے جائے اور جدہ پہنچ کر اسے خاوند فوت ہونے کی اطلاع ملے تو کیا وہ حج مکمل کرے یا کہ عدت کے لیے رک جائے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

"وہ اپنا حج مکمل کریگی؛ کیونکہ اگر واپس آتی ہے تو سفر کر کے آئیگی، اور اگر وہیں رہتی ہے تو سفر میں رہے گی اس لیے حج مکمل کرے خاص کر جب حج فرضی ہو اور حج کے بعد واپس پلٹے، چاہے حج نفلی بھی ہو تو بھی مکمل کریگی" انتہی

دیکھیں : مجموع فتاوی ابن عثیمین (21/58).

خلاصہ یہ ہوا کہ :

جو عورت حج کے لیے گئی اور حج میں اسے خاوند فوت ہونے کی اطلاع ملی تو وہ حج مکمل کرے، اس کے لیے حج ترک کر کے واپس پلٹنا لازم نہیں؛ کیونکہ اس میں مشقت ہے لیکن جب حج کے بعد واپس آئیگی تو عدت کے باقی ایام خاوند کے گھر گزارنا واجب ہونگے

واللہ اعلم.

الاسلام سوال و جواب